احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

پیر 22 جون 2009ء

روزنامہ
الفضل
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
FD-10
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

پیر 22 جون 2009ء 28 جمادی الثانی 1430 ہجری 22 احسان 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 138

جب کوئی بیمار ہو

حضرت ابوالدرداءؓ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، تم میں سے کوئی شخص بیمار ہو یا اس کا بھائی اپنی بیماری بیان کرے تو وہ یہ دعا کرے۔

اے ہمارے رب اے اللہ جس کے نام کی پاکیزگی آسمان میں ہے اور زمین و آسمان میں تیرا حکم اسی طرح چلتا ہے جس طرح آسمان میں تیری رحمت ہے پس تو زمین پر اپنی رحمت اتار۔ اور ہمارے گناہ اور خطائیں معاف کر، تو پاکوں کا رب ہے پس اس تکلیف پر اپنی رحمت میں سے رحمت اور شفائے خاص سے شفا نازل کر۔

(سنن ابی داؤد کتاب الطب باب کیف الرقی حدیث نمبر:3394)

ماٹو شوریٰ 2009-10ء

(چھٹی شرط بیعت)

یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا- اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

(مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

پروفیشنل ورکشاپ Networking

AACP ربوہ مجلس Networking کے موضوع پر ایک نہایت مفید اور اہم پیشہ وارانہ ورکشاپ کا آغاز کر رہی ہے جس کا دورانیہ ایک ماہ ہوگا۔ اس میں مندرجہ ذیل کورسز ہوں گے۔

1-Network Design
2- Cabling
3- Sub netting
4- Client/ Server Architecture
5- Server 2003 Configuration
6- Domain Configuration
7- ISA Server

نشستیں محدود ہونے کی وجہ سے رجسٹریشن انٹرویو کے بعد کنفرم ہو گی۔ اس لئے 25 جون تک اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ ایسوسی ایشن کے ممبران کے لئے فیس -/1500 جبکہ دوسروں کیلئے -/2500 ہوگی۔ مزید معلومات کیلئے فون نمبر 03336701710 پر رابطہ کریں۔

(صدر AACP ربوہ مجلس)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ خدا کا قول ہے کہ تیرے ذریعہ سے مریضوں پر برکت نازل ہوگی روحانی اور جسمانی دونوں قسم کے مریضوں پر مشتمل ہے۔ روحانی طور پر اس لئے کہ میں دیکھتا ہوں کہ میرے ہاتھ پر ہزارہا لوگ بیعت کرنیوالے ایسے ہیں کہ پہلے اُنکی عملی حالتیں خراب تھیں اور پھر بیعت کرنے کے بعد اُنکے عملی حالات درست ہوگئے اور طرح طرح کے معاصی سے انہوں نے توبہ کی اور نماز کی پابندی اختیار کی اور میں صدہا ایسے لوگ اپنی جماعت میں پاتا ہوں کہ جن کے دلوں میں یہ سوزش اور تپش پیدا ہوگئی ہے کہ کس طرح وہ جذبات نفسانیہ سے پاک ہوں اور جسمانی امراض کی نسبت میں نے بارہا مشاہدہ کیا ہے کہ اکثر خطرناک امراض والے میری دعا اور توجہ سے شفایاب ہوئے ہیں۔ میرا لڑکا مبارک احمد قریباً دو برس کی عمر میں ایسا بیمار ہوا کہ حالت یاس ظاہر ہوگئی اور ابھی میں دعا کر رہا تھا کہ کسی نے کہا کہ لڑکا فوت ہوگیا ہے یعنی اب بس کرو دعا کا وقت نہیں مگر میں نے دعا کرنا بس نہ کیا۔ اور جب میں نے اسی حالت توجہ الی اللہ میں لڑکے کے بدن پر ہاتھ رکھا تو معاً مجھے اس کا دم آنا محسوس ہوا۔ اور ابھی میں نے ہاتھ اس سے علیحدہ نہیں کیا تھا کہ صریح طور پر لڑکے میں جان محسوس ہوئی اور چند منٹ کے بعد ہوش میں آکر بیٹھ گیا۔

اور پھر طاعون کے دنوں میں جبکہ قادیان میں طاعون زور پر تھا میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوا اور ایک سخت تپ محرقہ کے رنگ میں چڑھا جس سے لڑکا بالکل بیہوش ہوگیا اور بیہوشی میں دونوں ہاتھ مارتا تھا مجھے خیال آیا کہ اگرچہ انسان کو موت سے گریز نہیں مگر اگر لڑکا ان دنوں میں جو طاعون کا زور ہے فوت ہوگیا تو تمام دشمن اس تپ کو طاعون ٹھہرائیں گے اور خدا تعالیٰ کی اس پاک وحی کی تکذیب کریں گے کہ جو اس نے فرمایا ہے یعنی میں ہر ایک کو جو تیرے گھر کی چاردیوار کے اندر ہے طاعون سے بچاؤں گا۔ اس خیال سے میرے دل پر وہ صدمہ وارد ہوا کہ میں بیان نہیں کرسکتا۔ قریباً رات کے بارہ بجے کا وقت تھا کہ جب لڑکے کی حالت ابتر ہوگئی اور دل میں خوف پیدا ہوا کہ یہ معمولی تپ نہیں یہ اور ہی بلا ہے تب میں کیا بیان کروں کہ میرے دل کی کیا حالت تھی کہ خدانخواستہ اگر لڑکا فوت ہوگیا تو ظالم طبع لوگوں کو حق پوشی کے لئے بہت کچھ سامان ہاتھ آجائے گا۔ اسی حالت میں میں نے وضو کیا اور نماز کے لئے کھڑا ہوگیا اور معاً کھڑا ہونے کے ساتھ ہی مجھے وہ حالت میسر آگئی جو استجابت دعا کے لئے ایک کھلی کھلی نشانی ہے اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ ابھی میں شاید تین رکعت پڑھ چکا تھا کہ میرے پر کشفی حالت طاری ہوگئی اور میں نے کشفی نظر سے دیکھا کہ لڑکا بالکل تندرست ہے تب وہ کشفی حالت جاتی رہی اور میں نے دیکھا کہ لڑکا ہوش کے ساتھ چارپائی پر بیٹھا ہے اور پانی مانگتا ہے اور میں چار رکعت پوری کرچکا تھا۔ فی الفور اس کو پانی دیا اور بدن پر ہاتھ لگا کر دیکھا کہ تپ کا نام و نشان نہیں اور ہذیان اور بیتابی اور بیہوشی بالکل دور ہو چکی تھی اور لڑکے کی حالت بالکل تندرستی کی تھی۔ مجھے اس خدا کی قدرت کے نظارہ نے الٰہی طاقتوں اور دعا قبول ہونے پر ایک تازہ ایمان بخشا۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد22ص 86)

دعوت نامہ پیغمبرِ اسلام بنام ہرقل قیصر روم

قیصر روم کہ ہرقل تھا جہاں میں مشہور
جب ہوئی اس کی ہدایت شہ دیں کو منظور

دحیہ کلبی کو ہوا حکم کہ خط لے جائیں
جس قدر جلد ہو فرمان رسالت پہنچائیں

فرض تھی بس کہ ہر اک حکم نبی کی تعمیل
اس صحابی نے بجالانے میں خود کی تعجیل

تھیں دعائیں میرے مالک میرے داور دیدے
اُڑ کے پہنچاؤں یہ فرمان مجھے پر دیدے

الغرض شام کے اس حاکم سلطانی تک
نامہ پہنچا ہی دیا حارث غسانی تک

اک در طرۂ تاجِ سرِ قیصر تھا یہ
صوبہ شام کا مشہور گورنر تھا یہ

ایک بڑی فتح کا تھا جشن خوشی تھی مقصود
ان دنوں بیت مقدس میں تھا ہرقل موجود

لے کے حارث نے وہیں نامہ اطہر بھیجا
باصد اعزاز و تجمل سوئے قیصر بھیجا

جبکہ ہرقل نے وہ مکتوب گرامی پایا
اپنا دربار بڑی شان سے پھر سجوایا

اس میں عالم ہو کہ جاہل ہو کہ ہشیار آئے
حکم تھا عام کہ دنیا سر دربار آئے

پیشوا دینِ مسیحی کے بھی مدعو تھے تمام
علماء وحکماء کو بھی یہی تھے احکام

جمع جب ہو چکا دربار تو باشوکت و شان
جلوہ افروز ہوا تخت پہ پھر خود سلطان

حکم ان کو دیا دربار میں جو تھے ناظر
ترجمانی کے لئے کوئی عرب ہو حاضر

ترجمہ کر کے عبارت کا سنانے کے لئے
لوگ دوڑے ابوسفیاں کو بلانے کے لئے

ترجمہ نامہِ رسولؐ

جب کھلا نامہ تو پہلے یہ عبارت پائی
حمد اللہ کی وحدت کی شہادت پائی

پھر محمدؐ کی طرف سے ہو تجھے یہ معلوم
یعنی ہرقل کہ جو اس وقت میں ہے قیصر روم

ہے سلام ان کے لئے صاحبِ اکرام جو ہیں
یعنی دنیا میں فقط پیرو اسلام جو ہیں

تو بھی اسلام میں آ گوہر غلطانی بن
ظلمت کفر ہے تو جوہر نورانی بن

دین و دنیا میں ہے آرام تجھے چین تجھے
دے گا دو نعمتیں پھر خالق کونین تجھے

اور ضلالت سے ہدایت کو جو ٹھکرائے گا
کفر نعمت کی سمجھ لے کہ سزا پائے گا

دل کو اپنے نہ پھنسا ظلم کی افتادوں میں
کیا ہے ان شرک کی اور کفر کی بنیادوں میں

جس کا کوئی بھی ازل سے نہ مشارک نہ سہیم
یعنی وہ ذات مقدس جو ہے رحمٰن و رحیم

اس کے آگے سر طاعت کو سر خاک جھکا
یعنی جو خالق کونین ہے دراصل خدا

خط کی بے لوث عبارت نے قیامت ڈھائی
سارے دربار پہ اک عبرت و حیرت چھائی

پیشوا غیظ میں تھے مذہب عیسائی کے
طور و انداز تھے ہر ایک میں سودائی کے

گو بھری بزم تھی اور اہل نظر کوئی نہ تھا
مگر اس جوش کا ہرقل پہ اثر کوئی نہ تھا

رکھ کے پھر تخت پہ خط اس نے کہا سفیاں سے
کیا ہر ایک بات کا تو دے گا جواب ایماں سے

سوال قیصر روم و جواب ابوسفیان عرب

س۔ یہ نبی کون ہے اور کیا ہے شرافت اس کی
ج۔ کہا مشہور ہے دنیا میں نجابت اس کی

س۔ اس سے پہلے کوئی گزرا ہے نبی اس گھر میں
ج۔ نہیں یہ بات بھی مشہور ہے دنیا بھر میں

س۔ سلطنت اس کے گھرانے میں کسی نے کی ہے
ج۔ نہیں ایسی کوئی صورت بھی نہیں گزری ہے

س۔ اس کے پیرو غربا ہیں کہ ریاست والے
ج۔ ہاں مساکین وفقیر اور فلاکت والے

س۔ ہے ترقی کہ گھٹے جاتے ہیں پیرو اس کے
ج۔ نہیں دن رات بڑھے جاتے ہیں پیرو اس کے

س۔ جھوٹ بھی تم نے کبھی بولتے دیکھا اس کو
ج۔ ہم نے سچا کوئی پایا ہے تو پایا اس کو

س۔ کبھی بدعہدی و پیماں شکنی کی اس نے
ج۔ نہیں جو بات کہی کی ہے وہ پوری اس نے

س۔ تم سے اس سے کبھی میداں میں چلی ہے تلوار
ج۔ اس سے ہاں جنگ وجدال ہم سے ہوئے اکثر بار

س۔ پھر ہوا جنگ کا آخر میں نتیجہ کیسا
ج۔ کبھی اپنے تو کبھی اس کے موافق نکلا

س۔ اس کے اخلاق ہیں کیا خیر سے تعلیم ہے کیا
ج۔ کچھ نہیں طاعت وعبدیت و وحدت کے سوا

سن کے قیصر نے کہا ہاں وہ نبی ہے برحق
مرسل خاص خدا حق کا ولی ہے برحق

یوں نہ اس کفر کی دنیا میں پریشاں ہوتا
پاؤں دھو دھو کے میں پیتا جو کہیں واں ہوتا

نور ایماں سے مگر قلب منور نہ ہوا
پھر بھی آشفتہ مسلمان وہ کافر نہ ہوا

حکیم سید علی آشفتہ لکھنوی

(الفضل 31 مئی 1929ء)

☆......☆......☆......☆

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

مکرم تقی احمد صاحب

سیدنا حضرت مسیح موعود اور خلفاء احمدیت کی مختلف کھیلوں میں دلچسپی

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

یعنی یقیناً اللہ نے اس شخص کو تم پر فضیلت دی اور (جس کی وجہ یہ ہے کہ) اسے علم میں بھی بڑھایا ہے نیز وہ جسمانی لحاظ سے بہتر ہے اور اللہ جسے چاہے اپنی بادشاہت عطا کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بہت دینے والا اور بہت جاننے والا ہے۔ (البقرہ:248)

اسی طرح ایک موقع پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

طاقتور مومن کمزور مومن سے بہتر ہے۔

یہ حدیث ہمیں بتلاتی ہے کہ صحت مند انسان ہر وہ کام بہتر انداز میں کر سکتا ہے۔ جو کمزور آدمی کرنے سے گھبراتا ہے۔ مثلاً صحت مند مومن نماز، روزہ اور دیگر عبادات سنوار کر ادا کر سکتا ہے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

''انسانی روح اور جسم کا ایسا جوڑ ہے کہ ایک کی خرابی دوسرے پر اثر ڈالے بغیر نہیں رہ سکتی۔ رسول ﷺ نے اس امر میں بھی ہمارے لیے ایک عمدہ مثال قائم کی ہے اور نیکی اور تقویٰ کو صحت کی درستی اور ورزش کا خیال رکھنے کے خلاف قرار نہیں دیا۔ تاریخ بتاتی ہے کہ آپ اکثر شہر سے باہر باغات میں جا بیٹھتے تھے۔ گھوڑے کی سواری کرتے تھے اپنے صحابہ کو کھیلوں میں مشغول دیکھ کر بجائے ان سے ناراضگی کا اظہار کرنے کے ان کی ہمت بڑھاتے تھے۔ مرد تو مرد رہے آپ عورتوں کو بھی ورزش کی ترغیب دیتے۔ چنانچہ کئی مرتبہ آپ اپنی بیویوں کے ساتھ مقابلہ پر دوڑتے اور اس طرح عملاً عورتوں اور مردوں کو ورزش جسمانی کی تحریک کی۔ ہاں آپ ﷺ اس امر کا خیال ضرور رکھتے تھے کہ انسان کھیل ہی کی طرف راغب نہ ہو جائے اور اس امر کی تعلیم دیتے تھے کہ ورزش، مقصد کے حصول کا ایک ذریعہ ہونا چاہیے۔ نہ کہ خود مقصد''۔

(لباس التقویٰ ص113 تا114)

حضرت مسیح موعود اور کھیل

حضرت مسیح موعود بچپن سے ہی خلوت پسند اور سوچنے والی طبیعت رکھتے تھے اور دوسرے بچوں کے ساتھ مل کر زیادہ کھیلنے کودنے کی عادت نہیں تھی۔ تاہم اعتدال کے ساتھ اور مناسب حد تک آپ ورزش اور تفریح میں بھی حصہ لیتے تھے۔ چنانچہ روایات سے پتہ لگتا ہے کہ آپ نے بچپن میں تیرنا سیکھا اور کبھی قادیان کے کچے تالابوں میں تیراکی کیا کرتے تھے۔ اسی طرح آپ نے اوائل عمر میں گھوڑے کی سواری بھی سیکھی تھی۔ اور اس فن میں اچھے ماہر تھے۔ کبھی کبھی غلیل سے شکار بھی کھیلا کرتے تھے۔ مگر آپ کی زیادہ ورزش پیدل چلنا تھی۔ جو آخری عمر تک قائم رہی۔ آپ کئی کئی میل تک سیر کے لئے جایا کرتے تھے اور خوب تیز چلا کرتے تھے۔ صحت کے خیال سے کبھی کبھی موگریوں کی ورزش بھی کیا کرتے تھے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی کی روایت ہے کہ میں نے ایک دفعہ آپ کو آخری عمر میں بھی موگریاں پھیرتے ہوئے دیکھا ہے۔ مگر یہ ساری باتیں صرف صحت کی درستی کی غرض سے تھیں۔

(سلسلہ احمدیہ ص10)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول اور کھیل

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے جس کھیل میں دلچسپی لی اس میں اعلیٰ مہارت حاصل کی۔ آپ کو تیراکی میں بہت زیادہ دلچسپی تھی اور آپ چوٹی کے تیراک تھے۔ آپ خود بیان کرتے ہیں:

''میں نے کبھی کوئی کھیل نہیں کھیلا۔ میں نے صرف ایک ہی کھیل کھیلا ہے اور وہ تیرنا ہے۔ مجھ کو تیرنا خوب آتا ہے۔ بعض اوقات میں بڑے بڑے عظیم الشان دریاؤں میں بھی تیرتا تھا''۔

(مرقاۃ الیقین فی حیات نور الدین ص نمبر203)

''میں جوانی کے عالم میں جبکہ جہلم کا دریا جو چڑھا ہوا تھا تیر کر پار چلا جایا کرتا تھا''۔

(مرقاۃ الیقین فی حیات نور الدین ص نمبر212)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور کھیل

''کھیلوں میں آپ کی دلچسپی کا عمومی تعارف تو یہ ہے کہ کبھی آپ نے کسی ایک کھیل کو اس طرح منفرد کر کے نہیں اپنایا کہ وہ مستقلاً آپ کی عادت بن جائے اور آپ کی دیگر دلچسپیوں پر حاوی ہو جائے۔ بدلتے ہوئے موسموں کے مطابق بدلتی ہوئی کھیلیں آپ کی دلچسپیوں کا مرکز بنتی رہیں۔ قادیان ایک ایسے علاقہ میں واقع ہے جو دامن کوہ کے قریب ہونے کے باعث سرسبز و شاداب ہے اور سردی و گرمی دونوں ہی وہاں شدید ہوتے ہیں۔ برسات بھی خوب کھل کر ہوتی ہے اور بسا اوقات ہفتہ ہفتہ دس دس دن تک مسلسل جھڑی لگی رہتی ہے۔ اس علاقے میں پنجاب کی ٹھیٹھ مقامی کھیلیں بڑی مرغوب ہیں مثلاً گلی ڈنڈا، کبڈی، میرو ڈبہ وغیرہ اور باہر سے آئی یورپین کھیلیں مثلاً فٹبال، ہاکی، کرکٹ، بیڈمنٹن بھی وہاں شوق سے کھیلی جاتی ہیں۔

...... بچپن کے ابتدائی دور میں آپ غلیل لے کر بچوں کے جھرمٹ میں شکار کیلئے نکل کھڑے ہوتے بعد ازاں جب ہوائی بندوق میسر آئی تو ہوائی بندوق لے کر دوستوں کو ساتھ لئے ہوئے قادیان کے اردگرد کے دیہات میں شکار کے لئے نکل جاتے''۔

(سوانح فضل عمر جلد اول ص نمبر127,126)

بیڈمنٹن

مرزا احمد بیگ صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

''خلافت سے پہلے حضور حضرت استاذی المکرّم مولوی شیر علی صاحب کے ساتھ ضیاء الاسلام پریس کے عقب میں بیڈمنٹن کھیلا کرتے تھے ایک دفعہ میں بھی اس کھیل میں شامل ہوا تھا''۔

(سوانح فضل عمر جلد اول ص نمبر134)

کشتی رانی اور تیراکی کا شوق

''آپ کو کشتی رانی کا بھی شوق تھا اور تیراک بھی بہت اچھے تھے۔ یہ مشقیں زیادہ تر قادیان کے چاروں طرف پھیلے ہوئے ان خندق نما جوہڑوں میں ہوا کرتی تھیں جو ڈھاب کے نام سے مشہور تھے اور جن میں پانی تو سال بھر خشک نہ ہوتا تھا۔ لیکن نہانے کے قابل صرف برسات کے دنوں میں ہوا کرتے۔ غرض یہ کہ آپ ان سب کھیلوں میں حصہ لیتے رہے جو قادیان میں رائج تھیں''۔ (سوانح فضل عمر جلد اول صفحہ 134)

نشانہ ایئرگن

حضرت حکیم دین محمد صاحب بیان فرماتے ہیں:۔

''ایئرگن کا نشانہ آپ کا بڑا ہی صحیح تھا۔ چنانچہ اس حد تک تھا کہ زنبور جو آم پر بیٹھے ہوتے تھے۔ آپ ایک ایک کو نشانہ بنا کر گرا دیتے تھے۔ اکثر چھوٹی چڑیوں اور فاختہ کا شکار کرتے۔ ہم آپ کے ساتھ ہوتے اور ذبح کرتے جاتے۔ بڑے ہو کر آپ کے پاس بندوقیں تھیں اور سب احباب کو معلوم ہے پھیرو چیچی میں جا کر دریائے بیاس پر مرغابی کا شکار کیا کرتے''۔

(سوانح فضل عمر جلد اول ص نمبر129)

دیگر کھیلوں میں دلچسپی

آپ کے بچپن کے دوست مرزا احمد بیگ صاحب بیان کرتے ہیں:۔

''بڑے ہو کر حضور فٹ بال بھی شوق سے کھیلتے تھے اور میرو ڈبہ خاص شوق سے کھیلتے تھے۔ مجھے بھی حضور کے ساتھ میرو ڈبہ اور فٹ بال کھیلنے کا اکثر اتفاق ہوا ہے۔ ویسے حضور ابتداءً جسمانی طور پر کچھ کمزور تھے۔ اس کے متعلق روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کی مجلس میں بھی حضور کی صحت کی اس حالت کا ذکر آیا تھا اور غالباً حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے کاڈ لیور آئل cod liver oil تجویز کیا تھا۔ حضور کچھ عرصہ پہلوانی یعنی کشتی کا کرتب بھی سیکھتے رہے ہیں۔ یہ کرتب آپ ایک نوجوان جس کا نام محمد حسین تھا لیکن بچے اس کو بابا فضل حسین کہہ کے پکارتے تھے سے سیکھا کرتے تھے۔

(سوانح فضل عمر جلد اول ص134)

حضرت صاحبزادہ صاحب ان میں سے کسی ایک کھیل کے ایسے شوقین نہیں ہوئے کہ اس میں غیر معمولی مہارت پیدا کرنے کیلئے اسے مستقلاً اپنا لیا ہو۔ طبیعت میں تجسس کا مادہ بہت تھا اور نئی چیز دیکھنے پر اس کا ذاتی تجربہ حاصل کرنے کا شوق مچلنے لگتا۔ چنانچہ ایسے دنوں میں جبکہ موسم اور طبیعت کو فٹ بال سے زیادہ مناسبت ہو، آپ فٹ بال کھیلا کرتے تھے۔ جب کبڈی کا دور دورہ ہوتا، آپ کبڈی کے میدان میں نکل جاتے۔ جب بچوں میں میرو ڈبہ یا گلی ڈنڈا کی رو چلتی تو آپ میرو ڈبہ یا گلی ڈنڈا کی ٹیموں میں دکھائی دینے لگتے۔ جب برسات کی جھڑیاں قادیان کے گرداگرد پھیلے ہوئے جوہڑوں کو لبالب بھر دیتیں بلکہ پانی ان کے کناروں سے اچھل کر میدانوں میں پھیل جاتا اور قادیان حد نظر تک پھیلے ہوئے پانی کے درمیان ایک جزیرہ دکھائی دینے لگتا تو تیراکی اور کشتی رانی کا شوق ہر شوق پر غالب آ جاتا۔ پھر جب خزاں اور بہار کے معتدل دن رات شکار کا موسم لے کر آتے تو آپ کے دل میں بھی یہ شوق کروٹیں لینے لگتا''۔

(سوانح فضل عمر جلد اول ص127)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور کھیل

کھیلوں میں آپ کی دلچسپیوں کا دائرہ کار بہت وسیع تھا۔ آپ پڑھائی کے ساتھ ساتھ کھیلوں میں بھی باقاعدہ حصہ لیتے تھے۔ فٹ بال، والی بال، کبڈی وغیرہ کھیلتے تھے۔ جسمانی نشو و نما کے لئے ڈمبل اور کھینچنے کے سپرنگ سے بھی ورزش کیا کرتے تھے۔ تیراکی اور گھوڑ سواری بھی کرتے تھے۔ بچپن میں آپ کو نشانہ بازی کا بہت شوق تھا۔

آپ شکار کیلئے بھی جایا کرتے تھے۔ آپ کی بہن حضرت سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ بچپن کے زمانے کے واقعات بیان کرتے ہوئے لکھتی ہیں:

''کبھی کبھی چھٹی کے دن وہ مجھے ساتھ لے کر بھینی کی طرف یا باؤوں کے باغ کی طرف شکار کے لئے بھی لے جاتے۔ ہوائی بندوق اور غلیل سے خود شکار کرتے اور مجھ سے نشانہ لگواتے''۔...... ''کھیلوں میں ہاکی آپ کثرت سے کھیلتے رہے۔ البتہ ہاکی کی نسبت فٹ بال زیادہ اچھا کھیلتے تھے۔ بٹالہ میں رابرٹ ٹورنامنٹ ہوا تو آپ بھی اس میں شامل ہوئے ان دنوں میں کھیل کی یونیفارم نیکر اور سفید قمیص پر سرخ Sash یا پٹکا سرخ رنگ کا ہوتا تھا جس میں آپ بہت خوبصورت نظر آتے تھے''۔ (حیات ناصر جلد اول ص نمبر35)

آپ خود اپنے بارے میں تحریر کرتے ہیں کہ:

''میں اپنے زمانے میں ہاکی بھی کھیلتا رہا ہوں۔ اسی طرح بعض اور کھیل بھی جن کا مجھے موقعہ ملا کھیلتا رہا ہوں یعنی فٹ بال بھی، ہاکی بھی، کرکٹ بھی، ٹینس بھی، سکائش ریکٹ بھی، میرو ڈبہ اور گلی ڈنڈا بھی اور کلائی پکڑنا جسے پنجابی میں بینی پکڑنا بھی کہتے ہیں وہ بھی کھیلتا رہا ہوں اب نام لیتے وقت مجھے یاد آیا کہ بعض کھیل میں نے نہیں کھیلے کیونکہ ان کے کھیلنے کا مجھے موقع نہیں ملا لیکن بہت کھیل کھیلے ہیں...... میں نے سیر بھی کی ہے اور بہت کی ہے۔ سیر بھی بہترین ورزش ہے۔ پھر سیر کی ایک شکل بہت اچھی اور صحت مند غذا کے حصول کیلئے شکار کھیلنا ہے چنانچہ میں شکار بھی کھیلتا رہا ہوں۔ پھر تیرا کی بھی کرتا رہا ہوں۔ قادیان کے پاس نہریں تھیں اور بعد میں تالاب بھی بن گیا تھا لیکن نہریں بھی ہمارے قریب تھیں اس لئے کثرت سے ہم لوگ یعنی قادیان میں بسنے والے اس وقت کے نوجوان نہروں پر جایا کرتے تھے''۔

(حیات ناصر جلد اول ص نمبر 35)

گھڑ سواری میں دلچسپی

آنحضرت کو گھوڑوں سے بہت پیار تھا چنانچہ بچپن سے ہی حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب بھی گھڑ سواری میں دلچسپی لیتے تھے ایک دفعہ آپ گرے بھی تھے۔ اس واقعہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے کرنل (ریٹائرڈ) مرزا داؤد احمد لکھتے ہیں:

''قادیان کی تعلیم کے اسی زمانے میں ایک بار قندی یابو منگوایا گیا تھا۔ جانور ذرا منہ زور تھا۔ وہ آپ کو لے بھاگا آپ نہ روک سکے اور اس پر سے گر گئے۔ کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے جوڑا مگر ٹھیک سیٹ نہیں ہوا پھر حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے دوبارہ ٹھیک کیا۔ یہ اس زمانے کی بات ہے جب کہ نور ہسپتال میں کچھ واجبی قسم کا سامان ہوتا تھا۔ ترکھان بلایا گیا اس نے پٹیاں تیار کیں تو ہاتھ باندھا گیا۔ اس عرصہ کے دوران کوئی تکلیف کا اظہار نہ کیا۔ یہ کلائی ہمیشہ کیلئے کچھ ٹیڑھی ہو گئی تھی''۔

(حیات ناصر جلد اول ص نمبر 36)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور کھیل

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بلا مبالغہ ایک بہت اچھے کھلاڑی تھے آپ ہر قسم کی کھیل میں حصہ لیتے تھے۔ آپ خود اپنے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

''بیکار بیٹھنا میرے بس کا روگ نہ تھا۔ میں دوسرے مشاغل کی طرف متوجہ ہوتا۔ بائیسکل چلاتا، بیڈمنٹن کھیلتا، گھڑ سواری اور تیرا کی کرتا اور نہیں تو لمبی سیر کیلئے پیدل نکل جاتا''۔ (ایک مرد خدا ص نمبر 123)

سکواش

''سکواش ان کا مرغوب کھیل تھا۔ ان کی سکواش کی ابتدائی کوچنگ اس وقت کے عالمی چیمپئن ہاشم خان نے کی اور قیام لندن کے دوران تو انہیں اپنے کالج The School of Oriental and African studies کی طرف سے کھیلنے کا موقع ملا''۔ (ایک مرد خدا ص نمبر 123)

شکار اور خود کھانا پکانا

''آپ کو شکار سے بھی دلچسپی تھی۔...... کھانا پکانا بھی ان کے محبوب مشاغل میں شامل رہا ہے۔ کبوتر یا کسی اور پرندے اور کبھی کبھار ایک آدھ ہرن یا چکارے کا شکار بھی کرتے اور جنگل ہی میں اسے آگ پر بھون کر اپنے نوجوان غیر ملکی مہمانوں کو کھلا کر خوش ہوتے''۔

(ایک مرد خدا ص نمبر 125,124)

کبڈی

آپ کبڈی کے بہت شوقین اور بلا مبالغہ کبڈی کے ایک عظیم کھلاڑی تھے۔ آپ کبڈی کے اندرونی داؤ پیچ سے بخوبی واقفیت رکھتے تھے۔ آپ ہی کے نام پر ہر سال طاہر کبڈی ٹورنامنٹ کا انعقاد ہوتا ہے۔ آپ اپنے بارے میں بیان فرماتے ہیں:

''ہم دو ٹیموں میں منقسم تھے اور ایک دوسرے کو پکار پکار کر مقابلے کا چیلنج دیا کرتے تھے۔ مجھے مخالف کھلاڑی کو پکڑنے کا فن خوب آتا تھا۔ پکڑنے کا یہ طریقہ میں نے ایک مشہور کھلاڑی کو دیکھ کر سیکھا تھا۔ یہ ایک طرح کی اٹھتی ہوئی چھلانگ تھی جو قینچی کی طرح لگائی جاتی تھی۔ جس سے مخالف کھلاڑی کی ٹانگیں شکنجے میں آجاتی تھیں۔ شروع بچپن ہی سے جب میری عمر بہت چھوٹی تھی میں قسما قسم کے لوگوں پر اس داؤ کی مشق کیا کرتا تھا جن میں دوسرے لوگوں کے ساتھ وہ مہمان بھی شامل ہوا کرتے تھے جو اتفاق سے ہمارے ہاں تشریف رکھتے ہوں۔ میں مضبوط سے مضبوط آدمی کو بھی گرا لیا کرتا تھا، میری اس حرکت پر والدہ محترمہ بہت خفا ہوتیں۔ مہمانوں پر اپنی مہارت آزمانے پر کئی مرتبہ تو میری پٹائی بھی ہوئی''۔

اس ضمن میں آپ ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ بطور کھلاڑی میری مانگ بڑھ گئی۔ ایک مرتبہ جلسہ سالانہ کے موقع پر ہم کبڈی کھیل رہے تھے، میں نے ایک کھلاڑی پر قینچی لگائی تو اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی میں نے دیکھا کہ اس کی ہڈی گوشت کو چیر پھاڑ کر باہر نکل آئی ہے اور نظر آرہی ہے۔ تو میں سناٹے میں آگیا اور وہاں سے بھاگ گیا اور شرم کے مارے کئی دن تک گھر سے نہ نکل سکا۔ میں اپنے کئے پر سخت پشیمان تھا اور یہ سوچ کر شرمندہ بھی کہ لوگ مجھ جیسے لڑکے کے متعلق کیا کہتے ہوں گے جو لوگوں کی ٹانگیں توڑتا پھرتا ہے۔

اس واقعے کے کچھ دنوں بعد میری دادی جان یعنی (حضرت اماں جان) نے فرمایا کہ وہ مجھ سے ملنا چاہتی ہیں۔ مجھے اندیشہ تھا کہ وہ سخت خفا ہوں گی اور ڈانٹیں گی، لہٰذا میں نے پوری کوشش کی کہ ان کے سامنے نہ جاؤں لیکن جب انہوں نے باصرار بلا بھیجا تو میں ڈرتا ڈرتا ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے مجھے بڑے پیار سے سمجھایا کہ بیٹا تم نے کوئی دانستہ جرم تو نہیں کیا اس لئے اس قدر شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ ساتھ یہ مشورہ بھی دیا کہ اگر تم ڈرتے ہو کہ پھر کسی اور کی ٹانگ نہ توڑ دو، تو کبڈی کھیلنا ہی چھوڑ دو''۔

(ایک مرد خدا ص نمبر 65 تا 66)

گھڑ سواری

بچپن میں آپ گھڑ سواری کرتے ہوئے کئی دفعہ گرے اور چوٹیں بھی آئیں۔ تاہم آپ ایک بہت اچھے سوار ثابت ہوئے۔ ایک ریٹائرڈ فوجی نے جو رسالے میں ملازم رہے تھے آپ کو پہلا اور آخری سبق اس سلسلے میں یہ دیا کہ

''اپنے گھٹنوں کو گھوڑے کے جسم سے اس طرح زور سے پیوست کر دو کہ چھوٹا سا سکہ بھی اگر درمیان میں رکھ دیں تو پھسلنے نہ پائے''۔

آپ فرماتے ہیں:

''کام تو یہ مشکل تھا۔ لیکن میرے لئے یہ ایک طرح کی فطرت ثانیہ بن گیا۔ میں گھٹنوں کے بل گھوڑے کی کمر سے چسپاں ہو کر رہ جاتا۔ مجھے یاد نہیں کہ میں نے کب گھڑ سواری شروع کی۔ گھڑ سواری تو ان دنوں روزانہ کا معمول تھا۔ ایک دفعہ میں ایک نہایت عمدہ گھوڑی پر سوار تھا جو ٹریفک اور کثرت آمدورفت سے قطعاً نامانوس تھی۔ میں سادگی میں اسے سڑک پر لے گیا۔ جونہی ایک بس آئی گھوڑی خوف کے مارے بدک گئی اور دھڑام سے گر گئی۔ خوش قسمتی سے میں بس کے نیچے آنے سے تو بچ گیا لیکن اس حادثے کی یاد کے طور پر ایک نشان آج تک میرے بدن پر موجود ہے''۔ (ایک مرد خدا ص نمبر 42 تا 43)

حضور کی اپنی بیٹیوں سے کھیل

آپ اپنی بیٹیوں کے ساتھ بھی کھیلا کرتے تھے۔ آپ کو اپنی بچیوں کے ساتھ کھیل کر دلی مسرت ہوتی۔ آپ فرماتے ہیں:۔

''ہم اکٹھے کھیلتے۔ ایک دوسرے کو بھاگ کر پکڑتے۔ درختوں پر چڑھنے کے مقابلے ہوتے۔ آنکھ مچولی کا کھیل بھی ہوتا۔ میں جب بچیوں سے کھیلتا تو یوں لگتا جیسے میں ان کا ہم عمر ہوں۔ یہ کھیل میرے لئے کیا تھے۔ تفریح کی تفریح اور آرام کا آرام اور دلی مسرتوں کا خوان یغما''۔ (ایک مرد خدا ص نمبر 128)

متفرق خاندانی کھیل

آپ فرماتے ہیں:

''ہمارا سارا خاندان کھیل کا شوقین تھا۔ ہاکی، فٹ بال، کرکٹ اور ٹینس وہ کھیل تھے جو خصوصیت سے کھیلے جاتے تھے۔ کچھ کھیل ایسے بھی تھے جو برصغیر کے اس حصے میں جہاں ہم رہ رہے تھے بہت مقبول تھے مثال کے طور پر کبڈی کا کھیل۔ جو کُشتی ہی کی ایک شکل ہے۔ اس میں دو ٹیمیں ایک دوسرے کو چھونے کی کوشش کرتی ہیں اور یہ کوشش بھی کہ پکڑی نہ جائیں۔ ایک اور کھیل بھی تھا جسے ایک طرح کا دیہاتی بیس بال کہا جا سکتا ہے''۔ (ایک مرد خدا ص نمبر 43 تا 44)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور کھیل

حضور انور کے بارہ میں بھی آپ کے خاندان کے افراد کے بیان کے مطابق پتہ چلتا ہے کہ آپ شکار بہت شوق سے کرتے رہے ہیں۔ سیر باقاعدگی سے کرتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد پر خاکسار اپنے مضمون کو ختم کرتا ہے۔ جس میں آپ نے عمومی طور پر صحت کے خیال رکھنے کی طرف توجہ دلائی ہے آپ فرماتے ہیں کہ:

'' واقفین نو کو روزانہ کوئی نہ کوئی کھیل کھیلنی چاہئے۔ جس کا دورانیہ کم از کم ایک گھنٹہ ہو۔ مزید فرمایا کہ کھیل سے صحت ٹھیک رہے گی لہٰذا کھیل کو اپنا معمول بنائیں''۔ (مشعل راہ جلد پنجم حصہ چہارم ص 48)

نیکیوں میں آگے بڑھو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کینیڈا پر مستورات سے خطاب کرتے ہوئے 3 جولائی 2004ء کو فرمایا:۔

اس لئے آپ لوگوں کو اُس عہد کی وجہ سے جو آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس زمانہ کے امام سے کیا ہے، نئی نسل کی تربیت کے لئے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہوں گی، اپنے اندر روحانی انقلاب پیدا کرنے ہوں گے، اپنا ایک مطمح نظر بنانا ہوگا، ایک مقصد بنانا ہوگا۔ اور ایک سچے احمدی (-) کا مقصد یہی ہے کہ نیکیوں میں آگے بڑھو۔ اِن نیکیوں میں آگے بڑھنے کے لئے آپ کو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا ہوگا، اس کی بتائی ہوئی تعلیم کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنا ہوگا۔ ایک مومن عورت کی جو خصوصیات اللہ تعالیٰ نے بتائی ہیں وہ اپنے اندر پیدا کرنی ہوں گی۔ اس دنیا کی چکا چوند اور معاشرے کی برائیوں سے اپنے آپ کو بچانا ہوگا اور نہ صرف اپنے آپ کو بچانا ہے بلکہ جماعت احمدیہ کی امانتیں یعنی وہ بچے اور وہ نسلیں جو آپ کی گودوں میں پل رہے ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے آپ کے سپرد کیا ہے ان کو بھی بچانا ہوگا۔ ان کی تربیت کی طرف بھی اپنی پوری صلاحیتوں کے ساتھ توجہ دینی ہوگی۔ (الفضل انٹرنیشنل 23 ستمبر 2005ء)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ماخوذ

اینٹ سے کمپیوٹر کی ایجاد تک

6ہزار سالہ ایجادات اور دریافتوں کی کہانی

اینٹ کی ایجاد(4000 تا3000 قبل مسیح): پتھر سے بنی اینٹوں کی ایجاد اوران کا استعمال سب سے پہلے مصر اور آشوریہ (Assyriu) میں کیا گیا۔

ہل کی ایجاد (3000 قبل مسیح): مصر اور میسوپوٹیمیا کے باشندوں نے ہل ایجاد کیا۔ جس کے ذریعے مٹی ہٹانا اور کھیتی باڑی کو بہتر بنانا ممکن ہوا۔

لوہے سے بنے ہتھیاروں کا استعمال (800 قبل مسیح): آشوری باشندوں نے پہلی بار اپنی فوج کو لوہے سے بنے ہتھیاروں سے لیس کیا۔

گن تارا (500 قبل مسیح): چین میں اباکس نامی ایک آلہ ایجاد کیا گیا۔ یہ آلہ بطور خاص گننے یا شمار کرنے میں استعمال کیا جاتا تھا۔

ارشمیدس پیچ (200 قبل مسیح): یونانی ریاضی دان ارشمیدس نے پانی اوپر چڑھانے کے لئے ایک آلہ ایجاد کیا۔ جسے ارشمیدس پیچ (Archimedes Screw) بھی کہا جاتا ہے۔

کاغذ کا استعمال (200 قبل مسیح): چین میں پہلی بار کاغذ کا استعمال کیا گیا۔

اولین کاغذ بنایا گیا (105ء): پہلا کاغذ لکڑی کے گودے سے تیار کیا گیا تھا۔

پہیے کی ایجاد (1550ء): ویسے تو پہیے کی ایجاد کے بارے میں درست حقائق معلوم نہیں ہو سکے ہیں۔ تاہم یہ یقین کیا جاتا ہے کہ پہیہ چین میں ایجاد ہوا تھا۔

حساب کتاب لگانے والی مشین کی ایجاد (1642ء): فرانسیسی ریاضی دان بلیز پاسکل نے حساب کتاب لگانے والی پہلی مشین ایجاد کی۔

ہوا پمپ (1650ء): ہوا پمپ ایک جرمن سائنسدان آٹو وان گریکے نے ایجاد کیا تھا۔

فاسفورس کی دریافت (1669ء): ہینگ برانڈ وہ پہلا شخص تھا جس نے فاسفورس دریافت کی۔

سٹیم پمپ (1698ء): تھامس سیورے نے پہلا کامیاب سٹیم پمپ ایجاد کیا۔

تجرباتی بھاپ انجن (1712ء): تھامس نیوکومین وہ پہلا شخص ہے جس نے کان سے پانی کھینچنے کے لئے پہلا تجرباتی بھاپ انجن تیار کیا تھا۔

فلائنگ شٹل کی ایجاد (1733ء): جون کے (John Kay) نامی ایک انگریز نے ہاتھوں سے کپڑا بننے کے عمل کو میکانکی طریقے میں بدلنے کے لئے ایک آلہ ایجاد کیا۔ جس کا نام اس نے فلائنگ شٹل رکھا۔ اس آلے کی بدولت کپڑے کی صنعت میں تیزی سے اضافہ ہوا۔

تانبے کی دریافت (1751ء): تانبے کی دریافت کا سہرا ایکسل کرونسٹاڈ کے سر جاتا ہے۔

بھاپ انجن بہتر بنایا گیا (1760ء): جیمز واٹ نے تھامس نیوکومین کے بنائے گئے بھاپ انجن میں کئی ضروری تبدیلیاں کرکے اسے مزید بہتر بنایا۔

ہائیڈروجن گیس کی دریافت (1766ء): ہائیڈروجن گیس دریافت کرنے والے سائنسدان کا نام ہنری کیونڈش ہے۔

آکسیجن کی دریافت (1772 تا 1774ء): جوزف پریسٹلے اور کارل شیل نامی دو سائنسدانوں نے علیحدہ علیحدہ طور پر آکسیجن گیس دریافت کی۔

دھات سے بنا اولین پل (1779ء): اہرابام ڈربی نامی شخص نے مکمل طور پر لوہے سے پہلا پل تعمیر کیا۔

مشینی کھڈی کی ایجاد (1785ء): ایک انگریز پادری ایڈمنڈ کارٹ رائٹ نے پہلی بار مشینی کھڈی (Mechanical Loom) ایجاد کی۔

روئی کو بیجوں سے علیحدہ کرنے والی مشین (1790ء): ایلی وٹنی نامی ایک شخص نے روئی کو بیجوں سے علیحدہ کرنے والی ایک مشین ایجاد کی۔ جس کا نام کاٹن جن رکھا گیا۔

لیتھوگرافی کی ایجاد (1796ء): لیتھوگرافی دراصل چھپائی کا ایک طریقہ ہے۔ جس کے ذریعے تصویر یا تحریر کو روشنائی کی مدد سے چھاپا جاتا ہے۔ اسے ایلوئیس سینفیلڈر نے ایجاد کیا تھا۔

کرومیم کی دریافت (1797ء): کرومیم نامی دھاتی عنصر لوئس ویکولین نے دریافت کیا۔

برقی بیٹری کی ایجاد (1800ء): اولین برقی بیٹری الساندرو وولٹا نے بنائی تھی۔

بھاپ سے چلنے والی کشتی (1807ء): رابرٹ فلٹن نے بھاپ سے چلنے والی پہلی مسافر بردار کشتی تیار کی۔

غذاؤں کو محفوظ رکھنے والے ڈبے (1812ء): غذاؤں اور پھلوں کو زیادہ عرصے تک محفوظ رکھنے کے لئے ٹن (Tin) سے بنے مہر بند ڈبے تیار کئے گئے۔

سیفٹی لیمپ کی ایجاد (1815ء): سر ہمفرے ڈیوی نے کان کنوں کے لئے میں دھماکہ سے محفوظ رہنے والا سیفٹی لیمپ ایجاد کیا۔

پختہ اور ہموار سڑک بنانے میں استعمال ہونے والا مسالہ (1819ء): جان ایل میک ایڈم نے ہموار سڑکیں بنانے کے لئے میک ایڈم ہیوونگ نامی مسالہ تیار کیا۔

فصل کاٹنے والی مشین کی ایجاد (1822ء): جرمیاح بیلی نے میکانکی طریقے سے فصل کاٹنے والی پہلی مشین ایجاد کی۔

رگڑ سے جل اٹھنے والی ماچس (1827ء): جان واکر نے رگڑ لگنے کے عمل سے جل اٹھنے والی ماچس ایجاد کی۔

ایلومینیم کی دریافت (1827ء): ڈنمارک کے ایک ماہر طبیعات ہانس کرسچین اورسٹڈ نے ایلومینیم نامی دھات دریافت کی تھی۔

نیم خودکار فصل کاٹنے والی مشین کے پیٹنٹ کا حصول (1834ء): سائرس میکرومک نے فصل کاٹنے والی پہلی نیم خودکار مشین کو پیٹنٹ کروایا۔

اولین کمپیوٹر (1835ء): انگریز سائنسدان چارلس بابیج نے اولین کمپیوٹر تیار کیا۔

فائبر گلاس کی ایجاد (1836ء): اگنس ڈیوبس یونیل نے فائبر گلاس ایجاد کیا۔

گندھک کے مرکبات پر مشتمل ربڑ (1839ء): چارلس گڈ ایئر نے ربڑ میں گندھک کی آمیزش کرکے اسے نرم اور لچکدار بنایا۔ بعدازاں اسی سے گاڑیوں کے لئے ٹائر بھی بنائے گئے۔

تیل سے پٹرول الگ کیا گیا (1855ء): کیمیا دان بینجمن سلی مان نے پہلی بار خام تیل سے پٹرول کو علیحدہ کیا۔

زائیلونائٹ کی ایجاد (1855ء): زائیلونائٹ دراصل سیلولائڈ کے جیسا ہی ایک ٹھوس مادہ ہے۔ اسے الیگزینڈر پارکس نے ایجاد کیا تھا۔

بسمر کنورٹر کا استعمال (1856ء): ایک انگریز موجد سرایچ بسمر کا ایجاد کردہ طریقہ ہے۔ جس کے ذریعے فولاد کی بہتر قسم بنائی جاتی ہے۔

ریفریجریٹر کی ایجاد (1858ء): فرڈینٹ کارے نے دنیا کا پہلا ریفریجریٹر ایجاد کیا۔

سٹیم رولر کی ایجاد (1858ء): لوئس لیموئن نے سڑکوں کی تعمیر کے لئے پہلا سٹیم رولر بنایا۔

لینولیئم کی تیاری (1861ء): فریڈرک والٹن نے پہلی بار لینولیئم نامی مادہ تیار کیا تھا۔

ہائیڈرالک قوت سے چلنے والی لفٹ (1867ء): انجینئر لیون ایڈوکس نے ہائیڈرالک کی طاقت سے چلنے والی لفٹ بنائی تھی۔

فور سٹروک انجن سائیکل (1876ء): نکولس آٹو نامی شخص نے فور سٹروک انجن والی سائیکل کا پیٹنٹ حاصل کیا۔

کاربن فائبر (1880ء): بلب کے موجد تھامس ایلوا ایڈیسن نے پہلی بار کاربن فائبر نامی مخلوط مادہ متعارف کرایا۔

اولین کثیر منزلہ عمارت (1885ء): شکاگو میں واقع ہوم انشورنس بلڈنگ نامی عمارت دنیا کی پہلی بلند ترین عمارت تھی۔

مضبوط کنکریٹ کی ایجاد (1892ء): فرانکوئیس ہینی بائیک نے ری انفورسڈ کنکریٹ ایجاد کیا۔

ڈیزل انجن (1896ء) ڈیزل انجن ایک جرمن انجینئر روڈلف ڈیزل نے ایجاد کیا تھا۔

ٹربائن سے چلنے والا بحری جہاز (1897ء): چارلس پارسن نامی شخص نے ٹربائن سے چلنے والے دنیا کے پہلے بحری جہاز (ٹربینیا) کا مظاہرہ کیا۔

ویکیوم کلینر (1901ء) سیسل بوتھ نے پہلا ویکیوم کلینر ایجاد کیا۔

ہوا سے بھاری ہوائی جہاز (1903ء): رائٹ برادران نے دنیا کا پہلا کامیاب اور ہوا سے بھاری جہاز اڑانے کا مظاہرہ کیا۔ اس جہاز کو طاقت فراہم کرنے کے لئے اندرونی احتراقی انجن سے مدد لی گئی تھی۔

زیادہ دباؤ برداشت کرنے والا کنکریٹ (1904ء): یوجین فریسینیٹ نامی ایک سول انجینئر نے یہ کنکریٹ ایجاد کیا تھا۔

مصنوعی ریشم (1904ء): کورٹالڈ نامی کپڑا تیار کرنے والی ایک برطانوی کمپنی نے پہلا مصنوعی ریشم بنایا۔ عام طور پر اس قسم کے ریشم کو ریان بھی کہا جاتا ہے۔

مصنوعی پولیمر (1908ء): لیو بیک لینڈ نے دنیا کا پہلا مصنوعی پولیمر بنایا۔

سیلوفین کی ایجاد (1908ء): عام طور پر سیلوفین اشیاء کو محفوظ کرنے یا دیگر مقاصد میں استعمال کی جاتی ہے۔ کیمیا داں جیکوئس براڈن برگروہ پہلا شخص تھا جس نے لکڑی کے گودے سے سیلوفین تیار کیا تھا۔

ماڈل ٹی فورڈ کار (1908ء): ہنری فورڈ نے ماڈل ٹی (T) نامی کار بنائی۔ ماڈل ٹی کا شمار سب سے زیادہ بنائی جانے والی کاروں میں ہوتا تھا۔ اس میں ایک بیرونی احتراقی انجن نصب کیا گیا تھا۔

لیمینیٹڈ گلاس (1909ء): ایڈورڈ بینی ڈکٹس نے لیمینیٹڈ گلاس پیٹنٹ کروایا۔

مصنوعی امونیا (1909ء): فرٹس ہیبر نامی شخص نے مصنوعی امونیا تیار کیا جسے بعد میں کھاد بنانے کے لئے بھی استعمال کیا گیا۔

فصل کاٹنے کا آلہ (1911ء): ایک امریکی بنجمن ہالٹ نے فصل کاٹنے والا ایک ایسا آلہ ایجاد کیا۔ جس میں فصل کاٹنے کے علاوہ اسے صاف کرنے کی سہولت بھی موجود تھی۔

ڈیزل انجن والا بحری جہاز (1912ء): ڈیزل انجن سے چلنے والا پہلا بحری جہاز سمندر میں اتارا گیا۔

تیل کی صفائی کا عمل (1913ء): ولیم برٹن نے تیل کی صفائی کے لئے ایک جدید طریقہ ایجاد کیا۔ اس طریقے کی بدولت خام تیل سے حاصل ہونے والے پیٹرول کی مقدار دگنی ہوگئی۔

بے داغ فولاد کی تیاری (1913ء): ہیری بریرے نے پہلی بار بے داغ فولاد (Stainless Steel) تیار کیا۔

سیسموگرافی (1914ء تا 1918ء) سیسموگرافی (زلزلہ پیمائی) کو پہلی بار تیل کی تلاش کے لئے استعمال میں لایا گیا۔

لیزر کا نظریہ (1917ء): البرٹ آئن سٹائن نے بنیادی لیزر کا نظریہ پیش کیا۔

دستی ڈرل مشین کی ایجاد (1917ء): ایس ڈنکن بلیک اور ایلونسو جی ڈیکر نامی دو موجدین نے دستی ڈرل مشین متعارف کرائی۔

بجلی سے ویلڈنگ (1920ء): بجلی سے کی جانے والی ویلڈنگ کو صنعتی طور پر بڑے پیمانے پر استعمال کیا گیا۔

ریل میں ڈیزل انجن (1921ء): ڈیزل انجن کی طاقت سے چلنے والی پہلی ریل گاڑی تیونس ریلوے میں شامل کی گئی۔

پھل اور سبزیوں کو محفوظ کرنے کا طریقہ (1924ء): پھلوں اور سبزیوں کو صنعتی طور پر جما کر کے محفوظ کرنے کا طریقہ کلارنس برڈز آئی نامی شخص نے ایجاد کیا۔

میسونائٹ کی ایجاد (1924ء): ہارڈ بورڈ کی ایک قسم میسونائٹ (جو سخت سے سخت موسمی حالات میں بھی اپنی اصل حالت برقرار رکھتی ہے) ولیم مین نے ایجاد کی۔

پولیتھین (1933ء): آئی سی آئی ادارے کی وضع کردہ پولیتھین پر دو سائنسدانوں نے کام کیا تھا۔

نائیلون کی ایجاد (1935ء): ویلس کیروتھر نے مکمل طور پر مصنوعی ریشہ (نائیلون) ایجاد کیا تھا۔

جیٹ انجن (1930ء): سر فرینک وہٹل نے پہلا جیٹ انجن بنایا۔

انسٹنٹ کافی (1937ء): سوئس کمپنی نیسلے نے فوری طور پر تیار ہونے والی کافی فروخت کے لئے پیش کی۔

الیکٹرون مائیکروسکوپ (1939ء): مختلف مادوں کی ساخت معلوم کرنے کے لئے بنائی گئی طاقتور الیکٹرون مائیکروسکوپ، ولادی میر زورکن اور دیگر افراد نے مل کر ایجاد کی۔

جیٹ انجن طیارہ (1939ء): جیٹ انجن کی طاقت سے پرواز کرنے والا پہلا طیارہ، جرمن ہینکل تھا۔

فصل کاٹنے والی مشین (1941ء): میسی فروگوسن نے فصل کاٹنے والی جدید مشین کو بڑے پیمانے پر تیار کیا۔

خودکار ڈیجیٹل کمپیوٹر (1944ء): دنیا کا پہلا خودکار ڈیجیٹل کمپیوٹر ریاضی دان ہاورڈ آیکن کی سربراہی میں تیار کیا گیا۔

جیٹ انجن والا مسافر بردار طیارہ (1949ء): ڈی ہاوی لینڈ کامٹ نامی مسافر بردار طیارہ، جیٹ انجن کی طاقت سے پرواز کرنے والا پہلا طیارہ تھا۔

پٹرول انجن کی ایجاد (1950ء): وینکل روٹری پٹرول انجن ایجاد ہوا۔

کارٹن (1951ء): ریوبن روسنگ نامی شخص نے مائع کو محفوظ رکھنے کے لئے کارٹن ڈیزائن کیا۔

ایٹمی قوت سے چلنے والی آبدوز (1954ء): ایٹمی قوت سے چلنے والی پہلی امریکی آبدوز ناٹیلس امریکی بحریہ میں شامل کی گئی۔

لیزر (1960ء): تھیوڈور مائی من نے لیزر ایجاد کی۔

صنعتی روبوٹ (1961ء): یونی میٹ نامی پہلا صنعتی روبوٹ ایک کار فیکٹری میں نصب کیا گیا۔

سلیکان چپ (1964ء): سلیکان چپ استعمال کرنے والا پہلا کمپیوٹر فروخت کے لئے پیش کیا گیا۔

واٹر جیٹ (1968ء): مادوں کی کٹائی کے لئے بلند دباؤ والا واٹر جیٹ ایجاد کیا گیا۔

کمپوزٹ میٹریل (1970ء): صنعتی طور پر پہلی بار مخلوط مادوں (کمپوزٹ میٹریلز) کو استعمال کیا گیا۔

مائیکرو پروسیسر (1970ء): دنیا کا پہلا کمپیوٹر مائیکرو پروسیسر جس میں کمپیوٹر کی دیگر سہولیات کو ایک چپ پر سمو دیا گیا تھا امریکہ میں تیار کیا گیا تھا۔

پلاسٹک (1989ء): قدرتی مادوں سے اولین پلاسٹک تیار کیا گیا۔

موبائل روبوٹ (1996ء): ناسا کے پاتھ فائنڈر نامی مشن کے ذریعے پہلے موبائل روبوٹ کو مریخ پر بھیجا گیا۔

مختصر ترین احتراقی انجن (2004ء): پینی کے ڈھیر جتنے بڑے اندرونی احتراقی انجن بنا لئے گئے۔

(گلوبل سائنس جون 2008ء)

☆..........☆..........☆

مکرمہ امۃ المصور سمیع صاحبہ

عورت کا مقام اور ہماری ذمہ داریاں

دین حق نے عورت کو ایک نہایت ہی اعلیٰ اور عظیم الشان مقام عطا فرمایا ہے۔ دیگر مذاہب میں زیادہ تر توجہ مردوں کی بہبود کی طرف تھی اور بعض مذاہب تو یہ خیال کرتے تھے کہ گویا عورتوں میں روح ہی نہیں ہوتی اور وہ فقط مردوں کے آرام کے لئے کوئی انعام ہے۔

دین حق سب سے پہلا مذہب ہے۔ جس نے یہ تعلیم دی ہے کہ مرد و عورت بحیثیت انسان برابر ہیں۔ جس طرح عورت مرد کے لئے پیدا کی گئی ہے اس طرح مرد بھی عورت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور یہ تعلیم سب سے پہلے ہمارے پیارے نبی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی اور اس عظیم الشان تعلیم نے عورتوں کی زندگی کا رخ پلٹ دیا۔

حضرت مسیح موعود نے انسانیت پر جو بے شمار احسانات فرمائے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی پہلو ہے کہ آپ نے عورتوں کے حقوق اور ان کی ذمہ داریوں کی طرف خصوصی توجہ دلائی، عورت ہر قوم ہر خاندان اور جماعت کی زندگی میں شہ رگ کی حیثیت رکھتی ہے اور اسی پس منظر کے تحت حضرت مصلح موعود نے 15 دسمبر 1922ء کو لجنہ اماء اللہ کی بنیاد رکھی۔

آپ کی عورتوں کی تعلیم کی طرف ابتداء ہی سے گہری نظر تھی لیکن آپ کے ذہن میں تعلیم کا اصل اور بنیادی تصور دینی تھا اور دنیاوی تعلیم کو ثانوی حیثیت حاصل تھی۔ آپ نے اگست 1916ء میں فرمایا

''دین کی تعلیم عورتوں کو ضرور دینی چاہئے۔ اس لئے عورتوں کو پڑھانا بہت ضروری ہے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ ہماری نسلیں ہم سے بھی زیادہ احمدیت کا جوش لے کر آئیں۔ تا خدا تعالیٰ کا دین اطراف عالم میں پھیل جائے۔ اس لئے میں یہ نہیں کہتا کہ تم قرآن پڑھو۔ بلکہ میں یہ بھی کہتا ہوں کہ اپنی عورتوں اور بچوں کو پڑھاؤ تا کہ جس طرح تم اس دنیا میں اکٹھے ہو۔ اگلے جہان میں بھی اکٹھے رہو۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں۔ میں اس کو سختی سے محسوس کرتا ہوں۔ اس لئے سخت تاکید کرتا ہوں کہ عورتوں کو پڑھانے کی طرف توجہ دو۔''

عورت کے وجود کی سب سے اہم ذمہ داری خاندان کی بقا اور بچوں کی تعلیم و تربیت ہے۔ بچے کی تربیت کا عمل ماں کے پیٹ سے ہی شروع ہو جاتا ہے اور بچے کو صحیح رنگ میں دینی روح کے تحت پروان چڑھانا خاص محنت اور توجہ چاہتا ہے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے سورۃ لقمان میں وہ تعلیم اور اصول واضح کئے ہیں جن اصولوں پر تربیت کا کام کیا جا سکتا ہے۔

دین حق کی ترقی اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک کہ عورت اپنا ذاتی تعلق خدا تعالیٰ سے پیدا نہ کر لے۔ پچھلے زمانے میں کئی ایسی خواتین گزری ہیں جن سے خدا کلام کرتا تھا جن میں حضرت مریم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ محترمہ شامل ہیں۔

کوئی دین یا قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ جب تک کہ عورتوں کو نیک دینی ماحول میسر نہ ہو۔ وہ اولاد کی تربیت میں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ ان کو دین سے غافل اور بددل اور سست بنانے کی بجائے چست، ہوشیار، دین کی خاطر تکلیف برداشت کرنے والی بنائے۔ اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو دین کے مسائل سے آگاہ کریں۔

حضرت مسیح موعود خلفاء کی محبت اور اطاعت کا جذبہ ان کے اندر پیدا کریں ان کو احمدیت کی تعلیم کے مطابق زندگی گزارنے کی عادت ڈالیں۔ بہت دعائیں کریں اپنے بچوں میں دعاؤں کی عادت چھوٹی چھوٹی باتوں سے ڈالیں۔ حدیث اور سنت رسول صلی اللہ علیہ سلم کا علم خود سیکھیں اور اپنے بچوں کو بھی سکھائیں۔ احمدیت کی کتب کے مطالعہ کی عادت ڈالیں MTA کے روحانی پروگراموں سے سارے خاندان کو مستفیض کروائیں۔

آج کل کا ترقی یافتہ ماحول تربیت اور اخلاق پر بڑی طاقت سے اثر انداز ہو رہا ہے اور اس کے بدنما داغ تیزی سے دنیا میں پھیل رہے ہیں دشمنان دین میں عورتوں کی کوشش سے جو روح بچوں میں پیدا کی جاتی ہے اور جو بدگمانی دین حق کی نسبت پھیلائی جاتی ہے۔ اس کا اگر کوئی توڑ ہو سکتا ہے تو وہ عورتوں کے ذریعہ سے ہی ہو سکتا ہے۔ اگر بچوں میں قربانی کا مادہ پیدا کیا جا سکتا ہے تو وہ ماں کے ذریعہ سے ہی کیا جا سکتا ہے۔ پس علاوہ اپنی روحانی، علمی ترقی کے آئندہ جماعت کی ترقی کا انحصار عورتوں کی ہی کوشش پر ہے چونکہ بچے بڑے ہو کر جو اثر قبول کر سکتے ہیں۔ وہ ایسا گمراہ کن نہیں ہوتا جو بچپن میں قبول کر کے ہوتا ہے اور اسی طرح عورتوں کی اصلاح بھی عورتوں سے ہی ہو سکتی ہے۔

مغربی اقدار اور اس کی خرابیوں کے اثرات کو مٹانے کے لئے بہت ضروری ہے کہ اپنے گھروں میں صحیح مذہبی ماحول پیدا کریں تربیت اولاد کے لئے ایسے پروگرام مرتب کریں۔ جوان کے اخلاقی روح کو پروان چڑھا سکے۔ چھوٹی عمر سے دینی ماحول تعلیم نماز اور قرآن شریف پڑھنے کا بندوبست کریں جماعت کے اجلاسوں میں خود اور بچوں کو باقاعدگی سے بھجوائیں بچوں کو وہ زبانیں سکھائیں۔ جن سے وہ دین کے لٹریچر سے فیض حاصل کر سکیں۔ خود بہترین نمونہ اپنی اولاد کے لئے بنیں۔

اسی سلسلے میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

''حقیقت یہی ہے کہ عورتوں کی تعلیم اور تربیت کے بغیر کام ہی نہیں چل سکتا مجھے خدا نے الہاماً فرمایا ہے کہ اگر 50% عورتوں کی اصلاح کر لو (دین حق) کو ترقی حاصل ہو جائے گی۔

نیز آپ نے فرمایا

''عورت نہایت قیمتی ہیرا ہے۔ لیکن اگر اس کی تربیت صحیح نہ ہو تو اس کی قیمت کچے شیشے کے برابر بھی نہیں۔''

اخوت و خدمت کے لمحات دیکھو
ہماری محبت کے اثرات دیکھو
رواں ہیں۔ خلافت کے سائے تلے ہم
اطاعت سے ملتے ہیں ثمرات دیکھو
مسیح الزمان کا ہے ہاتھوں میں پرچم
تمناؤں سے پُر خیالات دیکھو
ہے لجنہ اماء اللہ کیا خوب ہادی
لڑی میں پروئے جواہرات دیکھو

اللہ تعالیٰ لجنہ اماء اللہ کو اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ضرورت سپیشلسٹ وکارکنان

مندرجہ ذیل سپیشلسٹ /رجسٹرار /نرسنگ میں مزید آسامیوں کی فضل عمر ہسپتال میں فوری ضرورت ہے۔

۔گائنی سپیشلسٹ

۔آئی سپیشلسٹ

۔پیڈز/میڈیکل/گائنی/سرجیکل رجسٹرار۔میل/فی میل

۔نرسز میل/فی میل

۔ریڈیوگرافر اور لیبارٹری ٹیکنیشن

کوالیفائیڈ خواہشمند خواتین /حضرات اپنی درخواستیں صدر صاحب /امیر صاحب جماعت کی سفارش سے بنام ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ جلد روانہ کریں۔ تجربہ رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ بعض تجربہ کار کوالیفائیڈ حضرات کو کنٹریکٹ پر بھی رکھا جاسکتا ہے۔مزید معلومات کیلئے ایڈمنسٹریشن آفس سے رابطہ فون نمبر:047-6215646 پر کرسکتے ہیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرم مرزا محمد ارشد صاحب ترکہ مکرم مرزا ارمغان ارشد صاحب)

مکرم مرزا محمد ارشد صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کا بیٹا مرزا ارمغان ارشد وفات پا گیا ہے۔مرحوم کے نام قطعہ نمبر 13/16-15 دارالعلوم غربی ربوہ برقبہ 10 مرلے 7 مربع فٹ فی قطعہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔لہٰذا یہ قطعات میرے نام منتقل کردیئے جائیں دیگر ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔مکرم مرزا محمد ارشد صاحب (والد)

2۔مکرمہ منورہ ارشد صاحبہ (والدہ)

3۔مکرمہ درنایاب ارشد صاحبہ (ہمشیرہ)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہوتو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرم مبشر احمد صاحب بابت ترکہ مکرم منور احمد صاحب)

مکرم مبشر احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے بھائی محترم منور احمد صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 13/18 محلّہ دارالصدر برقبہ 10 مرلہ بطور وراثت منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ خاکسار کے نام منتقل کردیا جائے۔خاکسار اس قطعہ کا اکلوتا وارث ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔مکرم مبشر احمد صاحب۔بھائی

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہوتو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرم رانا مبشر احمد صاحب ترکہ حزقیل احمد صاحب)

مکرم رانا مبشر احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرا بھائی حزقیل احمد صاحب وفات پا چکا ہے۔مرحوم کے نام قطعہ نمبر 30/1 محلّہ دارالفضل برقبہ 4 کنال میں سے 11 مرلے 40 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔لہٰذا یہ حصہ درج ذیل ورثاء میں بحصص شرعی تقسیم کردیا جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔مکرم ناصر احمد صاحب (بھائی)

2۔مکرم منور احمد صاحب (بھائی)

3۔مکرم مبشر احمد صاحب (بھائی)

4۔مکرم مظفر احمد صاحب (بھائی)

5۔مکرم نصیر احمد صاحب (بھائی)

6۔مکرم بشیر احمد صاحب (بھائی)

7۔مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ (ہمشیرہ)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہوتو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

دعائے نعم البدل

مکرم منظور احمد صاحب مقصود کریانہ اینڈ جنرل سٹور دارالنصر وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی سحرش صدف مورخہ 14 جون 2009ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں وفات پا گئی۔ بچی کا دل میں سوراخ کی وجہ سے آپریشن ہوا تھا۔مگر جانبر نہ ہوسکی۔اس کی نماز جنازہ مکرم ماسٹر عبداللہ صاحب نے محلّہ کی گراؤنڈ میں پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم ظہیر الدین صاحب صدر محلّہ دارالنصر وسطی ربوہ نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے بچی کی مغفرت اور والدین کو نعم البدل عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

میکیاولی

چارسو برس سے زیادہ عرصے سے شیطنیت اور میکیاولیت ایک ہی چیز کے دو نام اور ہم معنی الفاظ سمجھے جاتے رہے ہیں۔نکولو میکیاولی کی بدنامی کا سبب اس کی مشہور عالم کتاب The Prince ہے جو 1512ء میں لکھی گئی۔مگر اسے میکیاولی کی وفات (1527ء) کے کوئی پانچ سال بعد چھپنا نصیب ہوا۔

میکیاولی ،صرف سیاسی مفکر نہ تھا۔وہ مؤرخ ، سیاست دان ،سفارت کار اور ڈرامہ نگار بھی تھا وہ 13 مئی 1469ء کو اٹلی کے مشہور شہر فلورنس میں پیدا ہوا۔ یہ ریاست فلورنس کا عروج کا زمانہ تھا میکیاولی کی عملی زندگی خاندان میڈیچی کی حکومت کے خاتمے کے بعد شروع ہوتی ہے 1494ء میں میڈیچی حکومت ختم ہوئی اور فلورنس میں جمہوری نظام قائم ہوا یہ جمہوری دور 1512ء تک جاری رہا۔اس دور میں 1498ء میں میکیاولی کو جمہوریہ فلورنس کے فرسٹ سیکریٹری کا عہدہ ملا۔جو حکومت کا اہم ترین عہدہ تھا۔ کچھ دنوں وہ عدالت کا محرر بھی رہا۔ پھر سے حکومت کے مشیر اور سفیر کی حیثیت سے کئی حکومتوں کیساتھ گفت وشنید کیلئے بھیجا گیا۔اس طرح اسے بیرونی ملکوں کی سیاست کا بھی موقع ملا اور ان ریاستوں کے حالات جاننے کا بھی۔

1512ء میں فلورنس میں جمہوریت کا خاتمہ ہوا اور خاندان میڈیچی دوبارہ برسراقتدار آیا۔میڈیچی برسراقتدار آئے تو نہ صرف میکیاولی کی ملازمت گئی بلکہ اسے چند ہفتے تک قید بھی بھگتنی پڑی۔رہائی ہوئی تو میکیاولی نے عملی سیاست کو خیر بعد کہا اور تحریر وتصنیف کا شغل اختیار کیا۔

یہی وہ زمانہ ہے۔جب اس نے اپنی مشہور تصنیف ''پرنس'' تحریر کی۔اس دوران اسے جلاوطنی کی بھی سزا بھگتنی پڑی۔جو اس کی وفات 22 جون 1527ء تک جاری رہی۔پرنس اگرچہ 1521ء کے لگ بھگ مکمل ہوئی تھی مگر اس کی اشاعت میکیاولی کی وفات کے کوئی پانچ سال بعد 1532ء میں عمل میں آئی۔

پرنس کا موضوع بادشاہوں اور حکمرانوں کو آداب حکمرانی کی تعلیم ہے۔جب سے یہ کتاب چھپی ہے تو اس وقت سے اب تک میکیاولی اور اس کی کتاب پر لوگوں نے جو اظہار رائے کیا ہے۔اسے اگرچہ مجموعہ اضداد کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔کوئی کہتا ہے کہ میکیاولی شیطنت کا مجسمہ ہے تو کسی نے اسے زبردست محبّ وطن قرار دیا کوئی کہتا ہے کہ اس کی کتاب دنیا پر شاہی جبر وستم کو برقرار رکھنے کا ایک آلہ ہے تو کوئی یہ کہتا ہے کہ نہیں یہ تو میکیاولی کی محض ستم ظریفی ہے کہ اس نے گفتگو کا یہ پیرایہ اختیار کیا۔اس کا مقصد تو جابر بادشاہوں کے طرز حکومت پر ایک طنز ہے۔وہ دراصل بادشاہوں کے خلاف قوم کو ابھارنا چاہتا ہے۔

ہر دور کے ڈکٹیٹر پرنس کے زبردست مداح رہے ہیں۔اور ان کی فہرست خاصی طویل ہے۔شہنشاہ چارلس پنجم اور کیتھرائن دی میڈیچی اس کتاب کو بہت پسند کرتے تھے اور لیور کراموبل نے انگلستان کیلئے جمہوری حکومت کا خاکہ تیار کرنے میں اس کتاب سے مدد لی تھی۔ ہنری سوم اور ہنری چہارم قتل ہوئے تو اس کتاب کے نسخے ان کے پاس تھے فریڈرک اعظم نے اس کتاب کی مدد سے پروشیا کیلئے پالیسی وضع کی۔لوئی یازدہم سوتے وقت اس کتاب کو پڑھتا تھا۔جنگ واٹرلو میں نپولین بوناپاٹ کی جو گاڑی میدان جنگ میں رہ گئی تھی۔اس میں سے پرنس کا ایسا نسخہ برآمد ہوا جس پر نپولین نے حواشی لکھے تھے۔بسمارک میکیاولی کا زبردست مداح تھا ہٹلر نے لکھا ہے کہ پرنس میرے بستر پر رہتی تھی اور یہ میرے لئے مستقل فیضان کا سرچشمہ تھی مسولینی نے لکھا ہے کہ میں میکیاولی کی دی پرنس کو مدبروں کا بہترین رہنما سمجھتا ہوں۔

اس کتاب کا اردو ترجمہ ڈاکٹر محمود حسین نے بادشاہ کے نام سے کیا ہے۔

☆......☆......☆

اعانت بیوت الذکر بیرون

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ 11 نومبر 2005ء میں فرمایا:۔

''اس زمانے میں جس میں مادیت کا دور دورہ ہے احمدی ہی ہے جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہوئے اس کے گھر بھی تعمیر کرتا ہے۔اور اس کی عبادت سے اپنے آپ کو سجانے کی کوشش بھی کرتا ہے۔اپنی نسلوں میں بھی ان کی اعلیٰ تربیت کے ذریعہ یہ روح پھونکنے کی کوشش کرتا ہے۔اس ضمن میں مجھے یاد آیا کہ ہمارے بچپن میں تحریک جدید میں ایک مد (بیوت الذکر) بیرون کی بھی ہوا کرتی تھی۔ہر سال جب بچے پاس ہوتے تھے تو عموماً اس خوشی کے موقع پر بچوں کو بڑوں کی طرف سے کوئی رقم ملتی تھی۔وہ اس میں سے اس مد میں ضرور چندہ دیتے تھے یا اپنے جیب خرچ سے دیتے تھے...... جب بچے پاس ہو جائیں تو اس وقت یا کسی اور خوشی کے موقع پر اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر میں چندہ دیا کریں اور اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے کونے کونے میں بے شمار احمدی بچے امتحانوں میں پاس ہوتے ہیں۔اگر ہر سال ذیلی تنظیمیں اس طرف توجہ دیں ،ان کو کہیں اور جماعتی نظام بھی کہے کہ اس موقع پر وہ اس مدّ میں اپنے پاس ہونے کی خوشی میں چندہ دیا کریں تو جہاں وہ اللہ تعالیٰ کا گھر بنانے کی خاطر مالی قربانی کی عادت ڈال رہے ہوں گے وہاں اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کا فضل سمیٹتے ہوئے اپنا مستقبل بھی سنوار رہے ہوں گے۔ والدین بھی اس بارے میں اپنے بچوں کی تربیت کریں اور انہیں ترغیب دلائیں تو اللہ تعالیٰ ان والدین کو بھی خاص طور پر اس ماحول میں بہت سی فکروں سے آزاد فرمادے گا۔

اللہ کرے کہ ہم حضرت اقدس مسیح موعود کی خواہش کے مطابق عبادتیں کرنے والے بھی ہوں جس طرح آپ جماعت کو بنانا چاہتے تھے۔''

(الفضل 23 فروری 2006ء)

خبریں

محسود کے گرد گھیرا تنگ، بمباری سے متعدد جنگجو ہلاک، ٹھکانے تباہ

حکام کے مطابق سیکیورٹی فورسز کے اہلکار مدیجان کے پہاڑی سلسلوں میں اپنے لئے نئے مورچے کھود رہے ہیں اور کئی اہم مقامات پر توپیں نصب کی جا رہی ہیں۔ اس کے علاوہ تازہ کارروائی میں سیکیورٹی فورسز نے محسود قبائل کے تین مختلف علاقوں میں طالبان کے کئی مشکوک ٹھکانوں پر جیٹ طیاروں سے بمباری کی۔ متعدد ٹھکانوں کو نشانہ بنایا جس میں متعدد جنگجو ہلاک اور زخمی ہوگئے۔

بھارت سے مذاکرات کی جلد بحالی چاہتے ہیں

پاکستان بھارت کے ساتھ مذاکرات کی جلد بحالی کا خواہاں ہے، جرمنی اس سلسلے میں اپنا کردار ادا کرے۔ صدر زرداری نے جرمنی کی چانسلر انجیلا مارکل سے ملاقات کے دوران انہیں پاکستان میں دہشت گردی کے خلاف جاری کارروائیوں کے بارے میں آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان ہمیشہ امن کا خواہاں رہا ہے اور شدت پسندی کے خاتمے کے لئے بھرپور کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے۔

مذاکرات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، دہشتگرد ہتھیار ڈال کر خود کو حکومت کے حوالے کر دیں

وزیراعظم گیلانی نے کہا ہے کہ پوری قوم نے یکجا ہو کر مالاکنڈ آپریشن کی حمایت کی ہے ایسے موقع پر مذاکرات کا سوال ہی پیدا ہی نہیں ہوتا اس لئے اب ایک ہی راستہ ہے کہ انتہا پسند ہتھیار ڈال کر خود کو حکومت کے حوالے کر دیں۔ یہ بات انہوں نے گورنر ہاؤس پشاور میں میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے کہی۔

وزیراعظم کا تنخواہوں میں 20 فیصد اضافے پر اتفاق

وفاقی وزیر برائے سمندر پار پاکستانیز فاروق ستار نے کہا ہے کہ وزیراعظم نے بجلی کی سبسڈی مرحلہ وار ختم کرنے اور تنخواہوں میں 20 فیصد اضافے پر اتفاق کیا ہے۔ جس میں 2000ء سے قبل ریٹائر ہونے والے ملازمین کی پنشن میں بھی 20 فیصد اضافہ شامل ہے۔ وزیراعظم نے ایس ایم ایس پر 20 پیسے ٹیکس واپس لینے اور کراچی میں بجلی کا مسئلہ پائیدار بنیادوں پر حل کرنے پر بھی رضامندی ظاہر کی ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 22 جون

طلوع فجر	4:33
طلوع آفتاب	6:01
زوال آفتاب	1:10
غروب آفتاب	8:19

درخواست دعا

مکرم مرزا عبدالرحمٰن بیگ صاحب دارالنصر غربی منعم لکھتے ہیں۔

میری آنٹی مکرمہ اعجاز ساہی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد شریف چیمہ صاحب دارالصدر غربی ربوہ اکثر بیمار رہتی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

اکسیر اولاد نرینہ
مکمل کورس 1400/- روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

ضرورت سٹاف
میٹرک پاس لڑکے اور لڑکیوں کی فوری ضرورت ہے
رابطہ: مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
یادگار چوک ربوہ فون نمبر: 0476213944

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
فینسی جیولرز
میاں اظہر احمد
میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

پرانے مریضوں کا نیا علاج
ADVANCED Homoeopathy
For Training/Treatment
بانی ہومیوڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد ربوہ
0334-6372030

آندرے آس لینگوئج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھیے
گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سند یافتہ ٹیچر
اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
(1) کورس دو ماہ -/4000 ماہانہ (2) کورس تین ماہ -/6000 ماہانہ (3) صرف تیاری ٹیسٹ ایک ماہ -/4000
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423, 0476213372

FD-10